مولانا حافظ لقمان الحق حقانی*

فانی صاحب کا سفر آخرت

(جنازے کی مختصر روئیداد)

شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم فانی کی وفات حسرت آیات سے ہر آنکھ اشکبار تھی، ہر طرف سے انسانوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر احاطہ دارالعلوم کی طرف رواں دواں تھا۔ ہم سب غم سے نڈھال دارالعلوم حقانیہ میں جمع تھے کہ اسٹیج سے مولانا سید محمد یوسف شاہ حقانی نے اعلان کیا کہ فانی صاحب کے دیرینہ دوست، ہم مجلس ہم مکتب وہم نشین مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب تشریف لائے ہیں، وہ خطاب فرمائیں گے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کا خطاب:

مولانا عبدالقیوم حقانی نے مائیک سنبھالتے ہوئے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا: خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ، اللہ کا فرمان ہے کہ میں نے موت وحیات کو تمھارے امتحان کے لیے پیدا کیا ہے کہ تم میں سے بہترین عمل کرنے والا کون ہے؟ بھائیو !یہ دنیا دارالامتحان ہے، ہم سب نے یہاں سے جانا ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب خوش قسمت تھے کہ اس دنیا کی تکالیف اور آزمائشوں سے سکون پاگئے ، مولانا بہترین مصنف تھے ، ادیب تھے ، شاعر تھے ، مدرس تھے ، استاد تھے، شفیق ومحسن اتالیق تھے ، استاد حدیث تھے غرض اپنی ذات کے اعتبار سے ایک انجمن تھے ۔ابھی چند دن پہلے جامعہ ابوہریرہ کے اساتذہ ،بیمارپُرسی کیلئے گئے تھے' انہیں بتایا کہ حقانی صاحب کو میرا پیغام دینا کہ میں نے تمہارا ریکارڈ توڑ دیا، میں نے ایک مہینہ میں بیماری کی حالت میں چھ کتابیں لکھی ہیں۔

بہر حال !وقت مختصر ہے، دیگر اکابر اور مشائخ بھی تشریف فرما ہیں: فانی صاحب کے ساتھ گزرے ہوئے ایام کو چند منٹ میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ ع سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کیلئے

اللہ تعالی فانی صاحب کو اعلی علیین میں مقام عطا فرمائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی کا خطاب:

حضرت حقانی صاحب کے بیان کے شروع ہونے سے پہلے علما وطلبہ کا جم غفیر دارالعلوم پہنچ چکا تھا، احاطہ مدنیہ اور مسجد کھچاکھچ بھری ہوئی تھی ، شاہ جی نے مائیک سنبھالتے ہوئے لوگوں کو پرسکون رہنے کی تلقین کی اور پیر طریقت

---

* مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

رہبرِ شریعت ولی کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم کو دعوتِ خطاب دیا' حضرت شیخ ہزاروی نے حمد وصلوۃ کے بعد فرمایا: کل نفس ذائقة الموت.

محترم علما کرام، مشائخ عظام اور طلبا عزیز! تقریر کا وقت نہیں ہے ہمارے محترم شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفوراللہ صاحب تشریف فرما ہیں جامعہ دارالعلوم حقانیہ حقانیہ علم وعرفان، انوارات وتجلیات اور رشد وہدایت کا مرکز ہے۔ مولانا محمد ابراہیم فانی ایک عجیب ہستی تھے، ان کے والد مکرم حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین تھے وہ بھی عجیب وغریب انسان تھے۔

میرے بھائیو! وفاداری بہت بڑی نعمت ہے، اس باپ اور بیٹے نے دارالعلوم کے ساتھ بہت وفاداری کی ہے۔ مولانا فانی کو قدرت نے عجیب صفات سے نوازا تھا، ادیب تھے، مصنف تھے، نعت خواں تھے، درود شریف سے عجیب محبت تھا، ایک مرتبہ مجھے پیغام بھیجا کہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا میرا معمول ہے اور میں نے اپنی زندگی کے کل گزشتہ دنوں کا حساب لگایا ہے اور ہر روز کے حساب سے درود شریف پورا کیا ہے۔ یہ امتحانات بھی اللہ تعالی کے عجیب احسان ہوتے ہیں، ساری زندگی امتحانات میں رہے مگر صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ آپ حضرات جو تشریف لائے ہیں تو یہ اس لیے کہ دارالعلوم حقانیہ کے استاد حدیث تھے آپ میں بھی بہت ساروں کا ان سے تعلق ہوگا، یہ آپ کا دارالعلوم سے قلبی تعلق ہے کہ اس قدر کثیر تعداد میں شرکت کی ایسے جنازے جیسا کہ میت کیلئے باعث مغفرت ہوتے ہیں ایسے شرکا کے لیے بھی اجر وثواب اور رضائے الٰہی کا سبب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی کروڑ ہا درجات نصیب فرمائے آپ سے بھی اس موقعہ پر یہی التجا ہے کہ دارالعلوم سے وفا کریں۔

آج میرے ایک استاد مولانا غلام ربانی صاحب بھی وفات پا گئے ہیں ان کا نمازِ جنازہ پانچ بجے ہے۔

سب حضرات مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر فانی صاحب کو ایصالِ ثواب کردیں حضرت شیخ ؒ (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا) نے لکھا کہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ کا ایصالِ ثواب میت کی مغفرت فرماتا ہے۔ اس لیے میں نے خود مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھتے جب کبھی کسی بزرگ عالم کا وفات ہوتا تو انہی کو ایصال ثواب کرتے ایک مرتبہ مجھے کہا کہ اتنے مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ لو تا کہ ستر ہزار پورا ہو جائے۔ تو آپ بھی کوشش کریں اور ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھیں اپنے والدین اور اساتذہ کو ایصال ثواب بھی کرتے جائیں اور اپنے لیے بھی ذخیرہ کرتے جائیں۔ اللہ تعالی فانی صاحب کا مغفرت فرمائیں اور اعلی علیین میں بہترین مقامات سے نوازے۔

حضرت شیخ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی مدظلہ کے بیان کے بعد مولانا یوسف شاہ حقانی نے حضرت مولانا حامد الحق حقانی سابقہ ایم این اے کو دعوت دی۔ مولانا حامد الحق نے فرمایا:

مولانا حامد الحق حقانی کا خطاب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم موت العالِم موت العالَم دارالعلوم حقانیہ کے فرزندو ! آج آپ حضرات ایک بہت بڑی ہستی کے جنازہ میں شریک ہیں ۔حضرت فانی صاحب خود بھی بہت بڑے شخصیت تھے اور عظیم والد کے فرزند بھی تھے ۔ فانی تخلص رکھتے تھے مگر اپنی علمی ادبی خدمات کی بدولت خود کولا فانی بنایا۔ عاجزی اور انکساری کانمونہ تھے، ساری زندگی فقر وفاقہ میں گذاری ۔ایک دفعہ مجھے اور مولانا راشدالحق حقانی کو کہا کہ میں نے عہد کیا کہ روٹی کے لیے دارالعلوم سے باہر نہیں جاوں گا۔ایک دفعہ فانی صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا، جیسا کہ حقانی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ساری زندگی اپنے نام کے ساتھ فانی لکھا مگر دارالعلوم کی وجہ سے میں آفاقی بن گیا۔انہوں نے خود یہ واقعہ سنایا: کہ طالب علمی کے دوران ایک دفعہ کراچی کے ایک مدرسہ گیا ، چند دن نہیں گزرے تھے کہ واپس آیا۔سب سے پہلے مسجد کے مینار کو چوما، دارالعلوم کے در و دیوار سے پیار کیا اور دارالعلوم ایسے آئے کہ اب دارالعلوم ہی سے آپ کا جنازہ اٹھ رہا ہے ۔ یہ فانی صاحب کا دارالعلوم سے عشق ومحبت تھا۔حضرت فانی صاحب کے علمی ،ادبی ،شعری اور نثری خدمات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے ،ان کا پیدا کردہ خلا پورا نہیں ہوگا ،اللہ تعالی دارالعلوم کو ان کانعم البدل نصیب فرمائے اور ان کو اپنے جوار میں جگہ عطا فرمائے ۔

حضرت مولانا انوارالحق صاحب کا خطاب:

مولانا حامد الحق حقانی کے خطاب کے بعد شاہ جی نے شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مرکزی نائب صدر وفاق المدارس العربی پاکستان کو دعوت دی ، انہوں نے حمد وصلوۃ کے بعد فرمایا: میں آپ سب حضرات کا شکرگذار ہوں کہ اتنے مختصر وقت میں شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم فانی کے جنازہ کے لیے تشریف لائے یہ آپ کا اپنے مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور مولانا فانی صاحب سے محبت ہے ، اکثر قدیم فضلا تشریف لائے ہیں ان کے والد صاحب دارالعلوم کے صدر مدرس تھے وہ بہت جید عالم تھے ۔آپ میں سے اکثر ان کے شاگرد بھی ہوں گے انہوں نے اپنی حیات میں اپنے برخوردار کی ایسی زبردست تربیت کی تھی کہ دنیا حیران ہے ، فانی صاحب کی یہ علمی خدمات اور تصنیفات ان کے عظیم والد کی تربیت کی مرہون منت ہے ۔ان کو بہت سے مدرسوں سے ، اعلی تنخواہوں پر پیش کشیں ہوئیں لیکن انہوں نے مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ کو نہیں چھوڑا ،فقیرانہ اور مسکینانہ زندگی گذاری ،بہت مستغنی انسان تھے ، اللہ تعالی نے استغنا سے نوازا تھا،تقوی اور پرہیز گاری میں اپنی مثال آپ تھے ،اللہ تعالی نے سفر کی حالت میں اور وہ بھی علم کی خاطر موت نصیب فرمائی ، ایسی موت بہت کم لوگوں کو ملتی ہے ۔میں آپ سب حضرات کا شکر گذار ہوں، یہ بہت بڑا علمی خاندان ہے ، اللہ تعالی علم کا یہ سلسلہ ان کے خاندان میں جاری رکھے اور اللہ تعالی فانی صاحب کی مغفرت فرمائے

اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کا خطاب:

سٹیج سیکرٹری نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث مجاہد کبیر استاد الکل شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شرعلی شاہ المدنی دامت برکاتہم کو دعا کیلئے دعوت دی، انہوں نے دعا سے قبل فانی صاحب، ان کے خاندان کے متعلق چند جملے ارشاد فرمائے، ان کا خلاصہ پیش ہے:

میرے بھائیو !وقت مختصر ہے، سب حضرات ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ پڑہیں فاتحہ پڑھنے کے بعد عربی میں طویل دعا مانگی بعدازاں فرمایا: یقیناً حضرت الاستاد مولانا محمد ابراہیم فانی کی جدائی ہم سب کے لیے عظیم صدمہ ہے ، وہ دارالعلوم حقانیہ کے گلدستہ اساتذہ کے حسین وجمیل پھول تھے، وہ ایک بہترین اور قادرالکلام شاعر بھی تھے۔

مولانا عبدالحلیم صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا جنازہ بھی یہیں سے اٹھا تھا۔

میں تو اکثر کہتا ہوں کہ زروبی کی سرزمین وفادار سرزمین ہے، اس سرزمین کی وفاداری کی دلیل مولانا عبدالحلیم زروبویؒ، مولانا مفتی محمد فریدؒ اور مولانا محمد ابراہیم فانیؒ ہیں۔انہوں نے دارالعلوم سے وفا کیا اب یہ وفا کا وصف بہت کم پایا جاتا ہے۔ بہرحال !یہ بہت بڑا سانحہ ہے، اللہ تعالی دارالعلوم کو استحکام وترقی نصیب فرمائے اور استاد المحد ثین، زینت العلما حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور جتنے بھی اساتذہ وفات پا چکے ہیں کی درجات بلند فرمائیں، یہ اساتذہ ہمارے محسنین ہیں انہیں دعا کیا کریں، اور اس ملک جس میں ہم اور آپ رہ رہے ہیں اور یہ بہت قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے، اللہ تعالی اس ملک میں امن لائیں۔ یہ مجلس نہایت متبرک ہے یہاں سکینہ اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اللہ ہم سب کو ان برکات سے مالامال فرمائیں، اس ملک میں مدارسِ دینیہ اس ملک کی بقا کی ضامن ہیں اللہ تعالی دارالعلوم سمیت تمام مدارس کی حفاظت فرمائیں۔افغانستان کے طالبان اور مجاہدین کیلئے بھی دعا کریں، اللہ تعالی انہیں فتح ونصرت نصیب فرمائیں اور اسلامی نظام کا جلد از جلد نفاذ ہو، امریکہ اور نیٹو کو تباہ وبرباد فرمائیں اللہ تعالی آسمانی صاعقے ان پر نازل فرمائیں۔ مذاکرات کیلیے بھی دعا کریں، اللہ تعالی اس ملک میں مذاکرات کے ذریعے امن قائم کریں۔فانی صاحب کے خاندان اور ان تمام غمزدوں کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالی صبر جمیل عطا فرمائیں۔ جنازہ میں ملک بھر کے اکابر، مشائخ، علما اور زعما نے شرکت کی۔بعد ازاں ایمبولینس کے ذریعے اپنے آبائی گاوں پہنچایا گیا، جہاں ہزاروں لوگ فانی صاحب کے استقبال کیلئے نکلے تھے' دارالعلوم حقانیہ سے وفد کی صورت میں اکثر اساتذہ ومشائخ وہاں پہنچ گئے تھے' جس میں راقم الحروف کے علاوہ مولانا حافظ شوکت علی صاحب' مولانا حامد الحق' مولانا راشد الحق' مولانا عرفان الحق' مولانا یوسف شاہ' مفتی شیر عالم، مولانا فیض الرحمٰن' محمد اسرار مدنی اور دیگر علاقوں کے علماء ومشائخ تدفین تک شریک رہے۔فانی صاحب کی وصیت کے مطابق ان کا دوسرا جنازہ ان کے آبائی گاؤں میں ان کے رفیق خاص مولانا فضل علی حقانی صاحب نے پڑھایا۔